## سوال

کیا ایسی کوئی بات ثابت ہے کہ مدینہ منورہ میں رمضان کے روزے رکھنا ستر ماہ رمضان کے روزے رکھنے سے بہتر ہے؟

## جواب

الحمد للہ.

ں :

ن عبداللہ (3852) رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ماہ رمضان کے روزے مدینہ میں رکھنے کا ثواب دیگر شہروں میں رکھنے سے ایک ہزار گناہ بہتر ہے، اور نماز جمعہ مدینہ منورہ میں ادا کرنا دیگر جگہوں میں ادا کرنے سے ہزار گنا بہتر ہے)

ں :

"اس کی سند سرے سے ضعیف ہے"

یر"(1144) میں بلال بن حارث سے روایت کیا ہے، اور اس کے بارے میں امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

یہ باطل ہے اور سند اندھیر نگری ہے" انتہی

"میزان الاعتدال"(473/2)

یۂ بیان"(2/87)۔

جبکہ قاسم بن عبداللہ کو امام احمد اور ابن معین نے "کذاب" قرار دیا ہے۔

ں"(3/371)

م شافعی اس کے بارے میں کہتے ہیں :

"جھوٹے سرغنوں میں سے ایک ہے"

ں"(3/407)

نہ (831) میں نقل کر کے کہا ہے کہ :

"یہ روایت باطل ہے"

یۓ"(5/79)۔

بد بن عباس (3117) میں اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو مکہ میں ماہ رمضان پائے اور وہیں پر روزے رکھے اور جتنا اس سے ہو سکے رات کو قیام کرے تو اللہ تعالی اس کیلیے مکہ کے علاوہ دیگر شہروں کے ایک لاکھ رمضانوں کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اللہ تعالی اس کے لیے ہر دن کے

ں :

"یہ روایت من گھڑت ہے"

م :

لے سوال نمبر : (38213) کے جواب میں گزر چکا ہے کہ : کسی جگہ اور وقت کی فضیلت کے باعث وہاں کی گئی نیکی یا بدی میں بھی اضافہ ہوتا ہے، نیز یہ بھی گزر چکا ہے کہ نیکیوں میں ہونے والا اضافہ مقدار اور معیار دونوں انداز سے ہوتا ہے جبکہ بدی میں ہونے والا اضافہ صرف معیار یعنی کیفیت میں ہوتا ہے۔

اس لیے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں روزے رکھنے کا مقام و مرتبہ دیگر جگہوں پر روزے رکھنے سے زیادہ ہے؛ کیونکہ یہ دونوں جگہیں معزز ترین ہیں۔

ن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان جگہوں میں روزہ رکھنا دیگر جگہوں میں روزہ رکھنے سے ستر، یا ہزار یا اس سے کم و بیش گنا زیادہ ہے؛ کیونکہ کسی جگہ پر ثواب کے کم یا زیادہ ہونے کی حد بندی کرنے کیلیے صحیح حدیث کا ہونا ضروری ہے۔

خ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہے۔

لیکن ان کے بارے میں کوئی حد بندی بیان نہیں کی گئی، حد بندی صرف نماز کے اجر سے متعلق ہے، چنانچہ دیگر عبادات مثلاً: روزہ، ذکر و اذکار، تلاوتِ قرآن، صدقہ وغیرہ کے بارے میں مجھے کسی ثابت شدہ نص اور دلیل کا علم نہیں ہے جس میں ان کے ثواب کی حد بندی بھی بیان کی گئی ہو، چنانچہ اجمالی طور

"مجموع فتاوی ابن باز"(388/3)

خ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تہی

"الشرح الممتع"(514/6)

واللہ اعلم.